Course code:- IURLTC0401
Course Title:- Study of urdu Nazm

نظم روٹیاں ــــ نظیر اکبرآبادی

جب آدمی کے پیٹ میں آتی ہیں روٹیاں
پھولی نہیں بدن میں سماتی ہیں روٹیاں
آنکھیں پری رخوں سے لڑاتی ہیں روٹیاں
سینے اُپر بھی ہاتھ چلاتی ہیں روٹیاں
جتنے مزے ہیں، سب دکھاتی ہیں روٹیاں

روٹی سے جس کا ناک تلک پیٹ ہے بھرا
کرتا پھرے ہے کیا وہ اچھل کود جا بہ جا
دیوار پھاند کر کوئی کوٹھا اچھل گیا
ٹھٹھا، ہنسی، شراب، صنم، ساقی اس سوا
سو سو طرح کی دھوم مچاتی ہیں روٹیاں

جس جا پہ ہانڈی، چولہا، توا اور تنور ہے
خالق کی قدرتوں کا اُسی جا ظہور ہے
چولہے کے آگے آنچ جو جلتی حضور ہے
جتنے ہیں نور، سب میں یہی خاص نور ہے
اس نور کے سبب، نظر آتی ہیں روٹیاں

آوے توے، تنور کا جس جا زباں پہ نام
یا چکی چولہے کا جہاں گل زار ہو تمام
واں سر جھکا کے کیجیے ڈنڈوت اور سلام
اس واسطے کہ خاص یہ روٹی کے ہیں مقام
پہلے انہی مکانوں میں آتی ہیں روٹیاں

اِن روٹیوں کے نور سے سب دل ہیں پُور پُور
آٹا نہیں ہے چھلنی سے چھن چھن گرے ہے نور
پیڑا ہر ایک اس کا ہے برفی و موتی چُور
ہرگز کسی طرح نہ بجھے پیٹ کا تنور
اِس آگ کو مگر یہ بجھاتی ہیں روٹیاں

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے
"یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کاہے کے؟"
وہ سُن کے بولا، بابا خدا تجھ کو خیر دے
ہم تو نہ چاند سمجھیں، نہ سورج ہیں جانتے
بابا ہمیں تو یہ نظر آتی ہیں روٹیاں

پھر پوچھا اُس نے کہیے یہ ہے دِل کا نور کیا؟
اِسکے مشاہدے میں ہے کھلتا ظہور کیا؟
وہ بولا سُن کے تیرا گیا ہے شعور کیا؟
کشف القلوب اور کشف القبور کیا؟
جتنے ہیں کشف، سب دکھاتی ہیں روٹیاں

روٹی جب آئی پیٹ میں، سو قند گھل گئے
گلزار پھولے آنکھوں میں اور عیش تُل گئے

دو تر نوالے پیٹ میں جب آ کے ڈھل گئے
چودہ طبق کے، جتنے تھے سب بھید کھل گئے
یہ کشف، یہ کمال، سب دکھاتی ہیں روٹیاں

روٹی نہ پیٹ میں ہو، تو پھر کچھ جتن نہ ہو
میلے کی سیر، خواہش باغ و چمن نہ ہو
بھوکے غریب دل کی خدا سے لگن نہ ہو
سچ ہے کہا کسی نے کہ، بھوکے بھجن نہ ہو
اللہ کی یاد بھی دلاتی ہیں روٹیاں

اب جن کے آگے مال پوے بھر کے تھال ہیں
پوری بھگت انہی کی وہ صاحب کے لال ہیں
اور جن کے آگے روغن اور شیرمال ہیں
عارف وہی ہیں اور وہی صاحب کمال ہیں
پکی پکائی اب جنہیں آتی ہیں روٹیاں

کپڑے کسی کے لال ہیں، روٹی کے واسطے
لمبے کسی کے بال ہیں، روٹی کے واسطے
باندھے کوئی رومال ہیں، روٹی کے واسطے
سب کشف و کمال ہیں روٹی کے واسطے
جتنے ہیں روپ سب دکھاتی ہیں روٹیاں

روٹی سے ناچے پیادہ، قواعد دکھا دکھا
اسوار ناچے، گھوڑے کو کاوا لگا لگا
گھنگھرو کو باندھے پیک بھی پھرتا ہے ناچتا
اور اس سوا جو غور سے دیکھا تو جا بجا
سو سو طرح کے ناچ دکھاتی ہیں روٹیاں

دنیا میں اب بدی نہ کہیں اور نکوئی ہے
نہ دشمنی و دوستی نا تند خوئی ہے
کوئی کسی کا، اور کسی کا نہ کوئی ہے
سب کوئی ہے اس کا کہ جس کے ہاتھ ڈولی ہے۔
نوکر، نفر، غلام بناتی ہیں روٹیاں

روٹی کا اب ازل سے ہمارا تو ہے خمیر
روکھی بھی روٹی، حق میں ہمارے ہے شہد و شیر
یاں پتلی ہووے، موٹی، خمیری ہو یا فطیر
گیہوں کی، جوار، باجرے کی جیسی ہو نظیر
ہم کو تو سب طرح کی خوش آتی ہیں روٹیاں